© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

پروفیسر محمد رفیق چودھری ☆

قراءاتِ متواترہ کے بارے میں مولانا اصلاحی اور غامدی صاحب کے موقف کا علمی جائزہ

اہل علم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی ایک سے زیادہ (سبعہ یا عشرہ) قراء تیں ہیں، لیکن مولانا امین احسن اصلاحی اور جاوید احمد غامدی صاحب دونوں (استاد وشاگرد) ہی قرآنِ مجید کی ان سبعہ (یا عشرہ) متواتر قراءتوں کے منکر ہیں۔ وہ صرف ایک ہی قراءت کو متواتر اور صحیح مانتے ہیں اور باقی تمام متواتر قراءتوں کو شاذ اور غیر معروف عجم کا فتنہ قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم پہلے مولانا امین احسن اصلاحی اور پھر غامدی صاحب کے موقف کا علمی جائزہ لیں گے۔

مولانا اصلاحی اپنی تفسیر 'تدبر قرآن' میں لکھتے ہیں:

''قراءتوں کا اختلاف بھی اس تفسیر (تدبر قرآن) میں دور کر دیا گیا ہے۔ معروف اور متواتر قراءت وہی ہے جس پر یہ مصحف ضبط ہوا ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اس قراءت پر قرآن کی ہر آیت اور ہر لفظ کی تاویل لغت عرب، نظم کلام اور شواہد قرآن کی روشنی میں اس طرح ہو جاتی ہے کہ اس میں کسی شک کا احتمال نہیں رہ جاتا۔ چنانچہ میں نے ہر آیت کی تاویل اسی قراءت کو بنیاد بنا کر کی ہے اور میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس کے سوا کسی دوسری قراءت پر قرآن کی تفسیر کرنا اس کی بلاغت، معنویت اور حکمت کو مجروح کیے بغیر ممکن نہیں۔''

[تدبر قرآن، مقدمہ: ۸/۸، مطبوعہ نومبر ۱۹۸۲ء، لاہور]

وہ مزید لکھتے ہیں:

''اس نوعیت کا ایک اور فتنہ بعض مسلمان ملکوں میں اٹھ رہا ہے کہ وہاں ایسے قرآن مجید چھاپے جا رہے ہیں جن میں مصحف عثمانی کی معروف ومتواتر قراءت (روایتِ حفص) کو نظر انداز کر کے دوسری غیر معروف اور شاذ قراء تیں اختیار کر لی گئی ہیں۔'' [تدبر قرآن، مقدمہ: ۸/۷، مطبوعہ نومبر ۱۹۸۲ء، لاہور]

اس سے معلوم ہوا کہ مولانا اصلاحی کے نزدیک:

① قراءتوں کا اختلاف تفسیر تدبر قرآن کے ذریعے دور کر دیا گیا ہے۔
② معروف اور متواتر قراءت صرف وہی ہے جس پر مصحف (قرآن) ضبط ہوا ہے۔
③ قراءت حفص کے سوا کسی اور قراءت کے ذریعے قرآن کے کسی لفظ یا آیت کی صحیح تفسیر نہیں کی جا سکتی۔
④ قراءت حفص کے سوا باقی تمام قراءات غیر معروف اور شاذ ہیں اور ان کے مطابق قرآنِ مجید لکھنا اور چھاپنا ایک فتنہ ہے۔

☆ ناظم مکتبہ قرآنیات، اردو بازار و مدرّس الہدیٰ انٹرنیشنل، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اب ہم ان چاروں نکات کا علمی تجزیہ کریں گے:

❶ کیا قراءتوں کے اختلاف کو دور کرنے کا دعویٰ درست ہے؟

مولانا اصلاحی کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر کے ذریعے قراءتوں کا اختلاف دور کردیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متواتر قراءتوں کا اختلاف ایک ایسا معاملہ ہے جس پر پوری اُمت کا اتفاق اور اجماع ہے۔ اسے نہ تو ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح کوئی شخص دنیا سے قرآن مجید کا وجود ختم نہیں کرسکتا اسی طرح ان تمام متواتر قراءتوں کو دُنیا سے مٹا دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ کبھی دنیا مصاحف سے خالی ہو جائے مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ اس دنیا سے متواتر قراءتوں کا وجود مٹ جائے۔ جب تک دنیا میں قرآن موجود ہے یہ تمام متواتر قراءتیں بھی موجود رہیں گی، کیونکہ اب ان دونوں کی حیثیت لازم وملزوم کی ہے۔

❷ کیا مصحف صرف ایک ہی قراءت پر منضبط ہوا ہے؟

مولانا اِصلاحی کا دعویٰ ہے کہ مصحف صرف ایک ہی قراءت پر منضبط ہوا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ قرآن مجید کو صرف ایک ہی روایت کے مطابق لکھا گیا ہے۔

مولانا صاحب کو خبر ہی نہیں کہ رسم الخط اور قراءت میں کیا فرق ہوتا ہے ورنہ وہ ایسا احمقانہ دعویٰ نہ کرتے کہ مصحف صرف ایک ہی قراءت پر منضبط ہوا ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ رسم الخط قرآن مجید کے متن (Text) کے حروف والفاظ کی مختلف اشکال کا نام ہے۔ گویا قرآنی الفاظ کی شکل وصورت کا نام رسم الخط ہے اور اسے آواز کے ساتھ پڑھنے کو قراءت کہتے ہیں۔ مولانا صاحب قراءت کو رسم الخط اور رسم الخط کو قراءت سمجھ بیٹھے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ پڑھنے کو تحریر اور تحریر کو پڑھنا قرار دیتے ہیں اور یہی ان کا سوءِ فہم ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مصحف عثمانی بغیر اعراب، حرکات اور نقاط کے لکھا گیا تھا، کیونکہ ان چیزوں کا اس وقت رواج نہ تھا۔ مثال کے طور پر تسمیہ کو مصحف عثمانی میں اس طرح لکھا گیا:

ٮسم الله الرحمں الرحىم

یہ تسمیہ کا ابتدائی رسم الخط ہے جو الفاظ اور حروف کی مخصوص شکلوں سے عبارت ہے اور جو اعراب، نقطوں اور رموز اَوقاف سے بالکل خالی ہے۔ مولانا صاحب اسے قراءت کا نام دے رہے ہیں جب کہ یہ قراءت نہیں ہے بلکہ رسم الخط ہے اور اسے رسمِ عثمانی کہا جاتا ہے۔ جب اس رسم الخط کے الفاظ کو کوئی شخص اپنی آواز کے ساتھ ادا کرے گا تو اسے قراءت کہا جائے گا۔ اس لیے یہ دعویٰ کرنا کہ مصحف قراءت حفص پر ضبط (لکھا) ہوا ہے علمیت کی نہیں جہالت کی دلیل ہے۔

❸ کیا قراءت حفص کے سوا کسی اور قراءت کے مطابق قرآن کا صحیح ترجمہ وتفسیر ممکن نہیں؟

مولانا اِصلاحی کا یہ دعویٰ بھی بے بنیاد اور غلط ہے کہ قراءت حفص کے سوا کسی اور قراءت کے مطابق قرآن مجید کا صحیح ترجمہ وتفسیر ممکن نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح قراءت حفص کے مطابق قرآن کا ترجمہ وتفسیر درست ہے اسی طرح دوسری متواتر قراءتوں کے مطابق بھی قرآن کا صحیح ترجمہ وتفسیر بالکل ممکن ہے اور اس سے قرآن کی بلاغت،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

معنویت اور حکمت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ مثال کے طور پر سورۃ الفاتحہ میں ہے کہ

ملك يوم الدين (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّين يا مَلِكِ يَوْمِ الدِّين)

اس مقام پر مٰلِكِ کو مَلِكِ بھی پڑھا گیا ہے اور یہ بھی اس کی ایک متواتر قراءت ہے۔

اب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّين جو کہ قراءت حفص ہے اس کے مطابق اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''بدلے کے دن کا مالک'' اور اس کی تفسیر خود قرآن مجید کے نظائر کی روشنی میں یہ ہے کہ جزا و سزا کے دن تمام اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہوگا اور سب اس کے آگے عاجز اور بے بس ہوں گے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ﴾ [الانفطار:١٩]

''جس دن کسی جان کو دوسری جان پر اختیار نہ ہوگا اور سارا معاملہ اس دن اللہ ہی کے اختیار میں ہوگا۔''

اب دوسری متواتر قراءت میں مَلِكِ يَوْمِ الدِّين ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

''بدلے کے دن کا بادشاہ''

اور اس کی تفسیر قرآن مجید کے دوسرے نظائر میں یہ ہوگی کہ جزا اور سزا کے دن اللہ تعالیٰ ہی بادشاہ ہوگا اور سب اس کے محکوم ہوں گے۔ بادشاہی صرف اسی کی ہوگی اور حکم صرف اسی کا چلے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ [المؤمن:١٦]

''آج بادشاہی کس کی ہے؟ صرف اللہ واحد قہار کی۔''

اس طرح دونوں متواتر قراءتوں کے مطابق قرآن کی تفسیر درست ہو جاتی ہے۔ بلکہ دلچسپ امر یہ ہے کہ مولانا اصلاحی نے خود اس آیت کی جو تفسیر لکھی ہے وہ ان کے اپنے دعویٰ کے برعکس قراءت حفص کے بجائے دوسری متواتر قراءت کے نظائر کے مطابق لکھی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی یہ تفسیر بیان کی ہے:

''جزا اور سزا کے دن کا تنہا مالک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس روز سارا زور اور اختیار اسی کو حاصل ہوگا۔ اس کے آگے سب عاجز و سرفگندہ ہوں گے۔ کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اس کی اجازت کے بغیر زبان کھول سکے، سارے معاملات کا فیصلہ تنہا وہی کرے گا جس کو چاہے گا سزا دے گا، جس کو چاہے گا انعام دے گا۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

﴿الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ﴾ [الحج:٥٦]

''اس دن اختیار اللہ ہی کو ہوگا، وہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا''

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ [المؤمن:١٦]

''آج کے دن بادشاہی کس کی ہے؟ صرف خدائے واحد و قہار کی۔'' [تدبر قرآن: ۱/۷۵، طبع مئی ۱۹۸۳ء لاہور]

اس طرح مذکورہ آیت کا ترجمہ و تفسیر خود قرآن حکیم ہی کے نظائر کی روشنی میں دونوں طرح ممکن ہے اور درست ہے اور اس سے نہ تو قرآن کی بلاغت و معنویت مجروح ہوتی ہے اور نہ اس کی حکمت میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے۔

۴ کیا قراءت حفص کے سوا باقی تمام قراءتیں شاذ اور غیر معروف ہیں؟

مولانا اصلاحی کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ قراءت حفص کے سوا باقی تمام قراءتیں شاذ اور غیر معروف ہیں۔

یہ محض علم و نظر کا افلاس ہے کہ قراءت حفص کے سوا باقی تمام قراءتوں کو شاذ اور غیر معروف سمجھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ فن قراءت کا ایک معمولی سا طالب بھی جانتا ہے کہ سبعہ اور عشرہ قراءتوں کے معروف اور متواتر ہونے اور ان کے شاذ اور غیر معروف نہ ہونے پر اُمت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہے اور جس طرح قراءت حفص ان میں سے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

متواتر اور معروف ہے اسی طرح تمام معروف اور متواتر قراءتوں کے مطابق قرآن کو پڑھنا اور ان کے اعراب، نقطے اور رموز اوقاف ثبت کرنا بھی ایسا معاملہ ہے جس پر امت کے تمام اہل علم متفق ہیں اور یہ کام صدیوں سے کئی اسلامی ممالک میں ہو رہا ہے۔

میرے ذاتی کتب خانے میں تفسیر الکشاف کا نسخہ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے، ایک متواتر اور معروف قراءت دوری کے مطابق لکھا ہوا موجود ہے اور یہ قراءت امام ابوعمرو بصری کی روایت ہے۔ یہ نسخہ مصر سے ۱۳۹۲ھ (۱۹۷۲ء) کا طبع شدہ ہے۔

اب کئی برسوں سے مدینہ منورہ کے شاہ فہد قرآن کمپلکس میں ایک سے زیادہ متواتر اور معروف قراءتوں کے مطابق مصاحف طبع کر کے افریقہ اور دیگر ممالک میں بھیجے جا رہے ہیں اور اس مبارک کام کو، افسوس ہے کہ مولانا صاحب فتنے سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ رسم عثمانی (عثمانی رسم الخط) کی خوبی یہی ہے کہ اس میں تمام معروف اور متواتر (سبعہ، عشرہ) قراءتوں کی گنجائش موجود ہے۔ یاد رہے کہ مصحف عثمانی کی نقل کی ایک فوٹو کاپی مسجد نبوی کے کتب خانے میں بھی موجود ہے جو راقم الحروف نے بھی خود دیکھی ہے۔

غامدی صاحب کا تصور قراءت

قراءات کے مسئلے میں جاوید غامدی صاحب اپنے استاد مولانا اصلاحی سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو، پنجابی زبان کی مثل ہے ''گرو جناں دے ٹپنے، چیلے شاشڑپ''

''جن کے استاد اچھل کود کریں ان کے شاگرد لمبی چھلانگیں لگاتے ہیں۔''

چنانچہ غامدی صاحب بھی اپنے استاد کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے صرف ایک ہی قراءت کو متواتر اور صحیح مانتے ہیں اور قرآن مجید کی سبعہ (یا عشرہ) قراءتوں کے منکر ہیں۔ وہ صرف ایک ہی قراءت کو درست مانتے ہیں اور وہ ہے قراءت عامہ، جسے بقول ان کے، علمائے اسلام اور خود ان کے استاد مولانا اصلاحی غلطی سے قراءت حفص، کا نام دیتے ہیں۔ اس ایک قراءت (قراءت عامہ) کے سوا باقی تمام قراءتوں کو وہ قطعیت کے ساتھ عجم کا فتنہ قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ وہ اپنی دو کتابوں میں قراءت کے مسئلے پر لکھتے ہیں کہ

''یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قراءت ہے جو ہمارے مصاحف میں ثبت ہے۔ اس کے علاوہ اسکی جو قراءتیں تفسیروں میں لکھی ہوئی ہیں یا مدرسوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں، یا بعض علاقوں میں لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں، وہ سب اسی فتنۂ عجم کی باقیات ہیں جن کے اثرات سے ہمارے علوم کا کوئی شعبہ، افسوس ہے کہ محفوظ نہ رہ سکا۔''

[میزان: ص ۳۲، طبع سوم، مئی ۲۰۰۸ء لاہور، اصول ومبادی: ص ۳۲، طبع دوم، فروری ۲۰۰۵ء لاہور]

وہ مزید لکھتے ہیں کہ

''قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قراءت کے مطابق کی جاتی ہے، اس کے سوا کوئی دوسری قراءت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔''

[میزان: ص ۲۷، طبع سوم، مئی ۲۰۰۸ء، لاہور، اصول ومبادی: ص ۲۶، طبع دوم، فروری ۲۰۰۵ء لاہور]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور آخر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ

"قرآن کا متن اس (ایک قراءت) کے علاوہ کسی دوسری قراءت کو قبول نہیں کرتا۔"

[میزان:۲۹، طبع سوم، مئی ۲۰۰۸ء لاہور، اصول ومبادی:۲۹، طبع دوم فروری ۲۰۰۵ء لاہو]

اس سے معلوم ہوا کہ غامدی صاحب کی رائے میں:

① قرآن مجید کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے۔

② قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے۔

③ اُمت مسلمہ کی عظیم اکثریت جس قراءت کے مطابق قرآن کی تلاوت کر رہی ہے صرف وہی قرآن ہے۔

④ قرآن کا متن صرف ایک ہی قراءت کو قبول کرتا ہے۔

اب ہم ان تمام اُمور کا علمی جائزہ لیں گے:

① کیا قرآن مجید کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے؟

غامدی صاحب کا یہ دعویٰ ہرگز صحیح نہیں کہ قرآن مجید کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے اور یہ کہ باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں، کیونکہ اس پر پوری اُمت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ قرآن کی ایک سے زیادہ (سبعہ، عشرہ) قراءتیں متواتر اور صحیح ہیں۔ اور اس کے حسب ذیل دلائل ہیں:

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام قرآن مجید کو ایک سے زیادہ طریقوں اور لہجوں میں پڑھا کرتے تھے اور ایسی سب قراءتیں درست اور جائز ہیں۔ اس سلسلے میں چند احادیث ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

① عن عمر بن الخطاب يقول: سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأها، وكان رسول الله ﷺ أقرأنيها، فكدت أن أعجل عليه، ثم أمهلته حتى انصرف، ثم لببته بردائه، فجئت به رسول الله ﷺ، فقلت: يارسول الله ﷺ! إنّي سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأتنيها، فقال رسول الله ﷺ: ارسله "إقرأ" فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ، فقال رسول الله ﷺ: هكذا أنزلت، ثم قال لي "إقرأ" فقرأت، فقال: هكذا أنزلت، إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف، فاقرءوا ما تيسر منه"

[صحيح البخاري:۲۴۱۹، صحيح مسلم:۱۸۹۹]

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے سنا جس پر میں پڑھتا تھا، حالانکہ سورۂ فرقان مجھے خود رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں نے غصے سے ان پر جھپٹ پڑتا، مگر میں نے (صبر کیا) اور انہیں مہلت دی، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی قراءت مکمل کر لی۔ پھر میں نے ان کی چادر پکڑی اور انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے اسے سورۂ فرقان اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے سنا ہے، جس پر آپ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، پھر حضرت ہشام سے فرمایا کہ تم پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے سورۂ فرقان اس طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کو پہلے پڑھتے سنا تھا۔ ان کی قراءت سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح اتری ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم پڑھو۔ چنانچہ میں نے (اپنے طریقے پر) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح اتری ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

پھر مزید فرمایا کہ یہ قرآن سات حرفوں (سبعہ احرف) پر نازل ہوا ہے، لہٰذا جس طرح سہولت ہو، اس طرح پڑھو۔''

۲ عن أبي بن كعب قال: لقي رسول اللهﷺ جبريل، فقال: يا جبريل، إني بعثت إلى أمة أميين منهم العجوز، والشيخ الكبير، والغلام والجارية، والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط، قال: يا محمد! إن القرآن أنزل على سبعة أحرف . [سنن ترمذی:۲۹۴۴]

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل سے رسول اللہ ﷺ ملے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے جبرائیل! مجھے ایسی اُمت کی طرف بھیجا گیا ہے جو اَن پڑھ ہے۔ پھر ان میں سے کوئی بوڑھا ہے، کوئی بہت بوڑھا، کوئی لڑکا ہے کوئی لڑکی اور کوئی ایسا آدمی ہے جس نے کبھی کوئی تحریر (کتاب) نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے جواب دیا کہ اے محمد ﷺ! قرآن سات حرفوں (سبعہ احرف) پر اترا ہے۔''

۳ عن ابن عباس أن رسول اللهﷺ قال: «أقرأني جبريل عليه السلام على حرف، فراجعته، فلم أزل أستزيده فيزيدني، حتى انتهى إلى سبعة أحرف، قال ابن شهاب: بلغني أن تلك السبعة الأحرف إنما هي في الأمر الذي يكون واحدا، لايختلف في حلال ولا حرام» [صحيح البخاري:۳۲۱۹، صحيح مسلم:۱۹۰۲]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل نے پہلے مجھے قرآن مجید ایک حرف کے مطابق پڑھایا۔ پھر میں نے کئی بار اصرار کیا اور مطالبہ کیا کہ قرآن مجید کو دوسرے حروف (Versions) کے مطابق بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ وہ مجھے یہ اجازت دیتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں (سبعہ احرف) تک پہنچ گئے۔''

اس روایت کے راوی امام ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ وہ سات حروف، جن کے مطابق بھی پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی، ایسے تھے کہ وہ تعداد میں سات ہونے کے باوجود گویا ایک ہی حرف تھے۔ ان کے مطابق پڑھنے سے حلال وحرام کا فرق واقع نہیں ہوجاتا تھا۔

۴ عن ابن مسعود قال: سمعت رجلا قرأ آية وسمعت النبيﷺ يقرأ خلافها، فجئت به النبيﷺ فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية وقال: «كلاكما محسن فلا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا» [صحيح البخاري:۳۴۷۶]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے سنا جب کہ اس سے پہلے میں نے نبی ﷺ کو اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے سنا تھا۔ میں اس آدمی کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور آپ ﷺ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو میری بات ناگوار گزری ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔ آپس میں اختلاف نہ کرو، کیونکہ تم سے پہلے جو قومیں ہلاک ہوئیں وہ اختلاف ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔''

۵ عن شهر بن حوشب قال: سألت أم سلمة كيف كان رسول اللهﷺ يقرأ هذه الآية: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ فقالت قرأها: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ" [سنن أبوداؤد:۳۹۸۳]

''شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ درج ذیل آیت ''إِنَّهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ''[هود:٤٦] (قرآنی الفاظ) کو کیسے پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح پڑھا ہے کہ: إِنَّهُ عَمِلَ غَيۡرَ صَالِحٍ

❻ عن عائشة قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقرأ ها: فَرُوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ [الواقعة:٨٩]

[سنن أبوداؤد:٣٩٩١، سنن ترمذی:٢٩٣٨]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح قراءت کرتے سنا کہ فَرُوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ [الواقعة:٨٩] (یاد رہے کہ فَرُوۡحٌ کو قراءت حفص میں فَرَوۡحٌ پڑھا گیا ہے)

اختصار کے پیش نظر ہم نے صرف چند اَحادیث بیان کردی ہیں اور ان سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ قرآن مجید کی ایک سے زیادہ قراء تیں ہیں۔

پھر معتبر کتب اَحادیث میں ایسے ابواب موجود ہیں جو ایک سے زیادہ قراءتوں کو ثابت کرتے ہیں۔ جیسے صحیح بخاری میں 'کتاب فضائل القرآن' کے تحت 'باب أنزل القرآن علی سبعة أحرف' صحیح مسلم میں 'کتاب فضائل القرآن' کا 'باب القراء ات' سنن ابی داوٴد میں ''کتاب الحروف والقراء ات' اور جامع ترمذی میں ''أبواب القراء ات'۔

ان اَحادیث صحیحہ اور قراءتوں کے ابواب سے واضح ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید کو مختلف لہجات کے مطابق پڑھنے کی اجازت تھی جو دراصل ایک ہی عربی زبان کے الفاظ کے مختلف تلفظ (Pronunciations) تھے جو دنیا کی ہر زبان میں پائے جاتے ہیں۔

کتب تفاسیر

ہر زمانے میں تفسیر کی کوئی معتبر کتاب ایسی نہیں جس میں ایک سے زیادہ قراءتوں (سبعہ وعشرہ) کو صحیح نہ مانا گیا ہو۔ اس سلسلے میں چند مشہور تفاسیر کے حوالے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

❶ تفسیر الکشاف از علامہ محمود زمخشری [م ٥٣٨ھ]

مشہور ماہر لغت علامہ زمخشری بھی قرآن کی ایک سے زیادہ قراءتوں کے قائل تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''قرىء ''ملك يوم الدين '' مٰلِكِ، ومَلِكِ'' ''مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ میں مٰلك کو مٰلِكِ بھی پڑھا گیا ہے اور مَلِكِ بھی۔ [تفسير الكشاف، تفسیر سورۃ فاتحہ: ١/٥٦، طبع مصر]

یاد رہے کہ علامہ زمخشری کو غامدی صاحب اور ان کے استاد بھی لغت کا امام مانتے ہیں۔

❷ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابن کثیر [م ٧٧٤ھ]

حافظ ابن کثیرؒ اپنی مشہور اور مقبول ترین تفسیر میں متعدد قراءتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ کی درج ذیل آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

''مَلِك يوم الدين'' قرأ بعض القراء (مَلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ) وقرأ آخرون (مٰلِكِ) وكلاهما صحيح متواتر فى السبع'' [تفسير القرآن العظيم، تفسیر سورۃ الفاتحہ: ١/٢٤، طبع بیروت ١٤٠٠ھ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

۳ مجمع البیان فی تفسیر القرآن از ابوعلی طبرسی (چھٹی صدی ہجری کی معتبر شیعہ تفسیر) میں مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے بارے میں لکھا ہے کہ

"قرأ عاصم والکسائی وخلف ویعقوب الحضرمی مٰلِكِ بالألف والباقون مَلِكِ بغیر ألف"

[مجمع البیان، تفسیر الفاتحہ: ۲۳/۱، طبع قم، ایران]

''عاصم، کسائی، خلف اور یعقوب حضرمی نے اسے مٰلِكِ اور باقی قراء نے اسے مَلِكِ پڑھا ہے۔''

۴ فتح القدیر از امام شوکانی [م ۱۲۵۰ھ]

(ملك یوم الدین) قریء مَلِك، ومٰلِك...... [فتح القدیر، تفسیر الفاتحۃ: ۲۰، طبع الریاض ۱۴۲۲ھ]

''(مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْن) میں ملك کو مَلِكِ اور مٰلِكِ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔''

۵ تفسیر مراغی از احمد مصطفیٰ مراغی مصری

"(ملك یوم الدین) قرأ بعض القراء مٰلِك، وبعض آخر مَلِك"

[تفسیر مراغی یا تفسیر الفاتحۃ: ۳۱/۱، طبع بیروت]

(مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ) میں مٰلِكِ کو بعض قراء نے مٰلِكِ اور بعض دوسروں نے مَلِكِ پڑھا ہے۔''

کتب علوم القرآن

علوم القرآن سے متعلق کتب میں بھی قراءتوں کے اختلاف کو درست تسلیم کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر سب سے ضخیم اور مستند کتاب 'البرہان فی علوم القرآن' ہے جسے امام بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کی مختلف متواتر قراءتوں پر بحث کرتے ہوئے درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

النوع الثالث والعشرون: "معرفة توجیه القراءات وتبیین وجه ما ذهب إلیه کل قاریء"

[البرہان: ۳۳۹/۱، طبع ۱۳۹۱ھ بیروت]

اسی طرح المفردات از امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ، جو کہ بنیادی طور پر قرآنی لغت کی مستند کتاب ہے تاہم اس میں علوم القرآن کی بعض بحثیں بھی موجود ہیں، میں بھی ایک سے زیادہ قراءتوں (سبعہ و عشرہ) کو صحیح مانا گیا ہے اور ان کے مطابق لغوی تشریحات کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کے ایک مقام کے بارے میں امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

"﴿تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ﴾ [المؤمنون: ۲۰] قرئ بالفتح والکسر"

[مفردات از امام راغب اصفہانی، تحت مادہ 'سین': ۴۳۹، طبع ۱۴۱۶ھ دمشق)

''یعنی اس میں سَیْنَاءَ کو سِیْنَاءَ بھی پڑھا گیا ہے۔''

معتبر عربی لغات

عربی زبان کے انتہائی معتبر اور مستند لغت 'لسان العرب' میں بھی ایک سے زیادہ قراءتوں (سبعہ، عشرہ) کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اس کا ایک مقام ملاحظہ ہو:

"وفی التنزیل: مٰلِك یوم الدین: قرأ ابن کثیر ونافع وأبوعمرو وابن عامر وحمزة: مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ بغیر الف، وقرأ عاصم والکسائی ویعقوب مٰلِكِ بألف"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

[لسان العرب:ابن منظور، تحت مادہ، 'ملك']

''تنزیل یعنی قرآن مجید میں ہے: مٰلك يوم الدين اسے ابن کثیر، نافع، ابوعمرو، ابن عامر اور حمزہ نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّين الف کے بغیر پڑھا ہے جب کہ عاصم، کسائی اور یعقوب نے اسے مٰلِكِ الف کے ساتھ پڑھا ہے۔''

مدارس و جامعات میں تدریس

صدیوں سے اسلامی دنیا کے بڑے بڑے مدارس اور جامعات میں قرآن مجید کی ایک سے زیادہ قراءتیں (سبعہ وعشرہ) پڑھائی جا رہی ہیں جہاں اہل علم اور مقری حضرات ان کی تدریس میں مشغول رہتے ہیں تو کیا یہ سب علمائے اسلام دین سے ناواقف ہیں؟ ہاں البتہ وہ غامدی صاحب جیسے متجدد اور منکر حدیث کی طرح 'میں نہ مانوں' کی گردان کرنے سے اور 'ایک ہی قراءت کی رٹ لگانے' سے ضرور قاصر ہیں۔

قاری اور مقری میں فرق

اہل علم جانتے ہیں کہ کسی ایک قراءت کے ماہر کو قاری اور کئی قراءتوں (سبعہ وعشرہ) کے ماہر کو مقری کہا جاتا ہے۔ آج بھی امت مسلمہ میں سینکڑوں ہزاروں مقری ہیں خود ہمارے وطن پاکستان میں بھی درجن بھر مستند مقری موجود ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کی ایک سے زیادہ قراءتیں ثابت ہیں۔

ملک فہد کمپلیکس

عالم اسلام کے مرکز سعودی عرب کے مجمع الملک فہد (مدینہ منورہ) کی طرف سے علمائے دین کی زیر نگرانی مختلف قراءتوں (ورش، دوری، قالون وغیرہ) کے مطابق لاکھوں کی تعداد میں مصاحف طبع کر کے متعلقہ مسلمان ممالک کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اُمت مسلمہ میں مختلف قراءتوں کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔

عجم کے فتنے کی باقیات کون؟

غامدی صاحب فرماتے ہیں کہ ''ایک قراءت کے سوا باقی تمام قراءتیں عجم کے فتنے کی باقیات ہیں۔''

غالبًا یہ حربہ انہوں نے جناب پرویز صاحب سے سیکھا ہے جو تمام احادیث کو عمر بھر عجمی سازش کا نتیجہ قرار دیتے رہے۔ اب انہی کے انداز میں غامدی صاحب نے بھی قرآن مجید کی ایک قراءت کے سوا باقی سب قراءتوں کو عجم کا فتنہ قرار دے ڈالا ہے۔

غامدی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ جس 'قراءتِ حفص' کو وہ 'قراءت عامہ' کا جعلی نام دے کر صحیح مان رہے ہیں وہ دراصل امام عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ کی قراءت ہے جس کو امام حفص نے ان سے روایت کیا ہے اور خود امام عاصم ابن ابی النجود عربی النسل نہیں بلکہ عجمی النسل تھے۔ چنانچہ امام بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب البرھان فی علوم القرآن میں پہلے سبعہ قراء (سات مشہور قراء حضرات) کے یہ نام لکھے ہیں:

1. عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ [م ۱۲۰ھ]
2. نافع بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ [۱۶۹ھ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

3. عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ [۱۱۸ھ]

4. ابو عمرو بن علاء رحمہ اللہ [م ۱۵۴ھ]

5. عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ [م ۱۲۸ھ]

6. حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ [م ۱۵۶ھ]

7. علی بن حمزہ الکسائی رحمہ اللہ [م ۱۸۹ھ]

”ولیس فی ہؤلاء السبعة من العرب إلا ابن عامر وأبو عمرو“

[البرھان فی علوم القرآن از زرکشی: ۳۲۹/۱، طبع بیروت]

''اوران ساتوں میں سوائے ابن عامر اور ابو عمر کے کوئی بھی عربی النسل نہیں۔''

اب غامدی صاحب اگر عربی النسل قراء کی قراءتوں کو عجم کا فتنہ کہہ کر ان کا انکار کر سکتے ہیں تو وہ ایک عجمی قاری کی قراءت (امام عاصم کی قراءت جس کی روایت امام حفص نے کی ہے اور جسے غامدی صاحب 'قراءتِ عامہ' کا نام دے کر صحیح مانتے ہیں) کو کس دلیل سے صحیح مانتے ہیں؟ اگر عربی قراءتیں محفوظ نہیں رہیں اور عجم کے فتنے کا شکار ہوگئی ہیں تو ایک عجمی قراءت عجم کے فتنے سے کیسے محفوظ رہ گئی؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ متواتر قراءتیں عجم کا فتنہ نہیں ہیں بلکہ غامدی صاحب خود عجم کا فتنہ ہیں۔

کیا قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے؟

غامدی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے۔ غالباً وہ قرآن اور مصحف کا فرق نہیں جانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب قرآن کو رسم الخط کی شکل میں لکھا جاتا ہے تو وہ مصحف کہلاتا ہے۔ لیکن اصل قرآن وہ ہے جو ایک مستند حافظ یا قاری کے سینے میں محفوظ ہوتا ہے اور وہ زبانی طور پر اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ

﴿بَلْ هُوَ آيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ﴾ [العنکبوت:۴۹]

''بلکہ یہ (قرآن) ایسی واضح آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن میں علم عطا ہوا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ جب کسی مصحف کی تیاری میں کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں تو ان کی نشاندہی اور اصلاح کا کام بھی کوئی مستند حافظ یا قاری سرانجام دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن کی حفاظت کا اصل دارومدار اس کے حفظ و قراءت پر ہے نہ کہ مصاحف پر۔

پھر اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید تحریری شکل میں نازل نہیں ہوا ہے بلکہ وقفے وقفے سے جبرئیل علیہ السلام نے نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا جسے آپؐ نے حفظ فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوگوں کو زبانی سنایا اور صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر اسے حفظ کیا۔ یہی سلسلۂ حفظ و قراءت جسے اِصطلاح میں تلقی کہا جاتا ہے نسل در نسل چلا آرہا ہے۔

اس کے علاوہ صحابہ کرام نے احتیاطاً یہ اہتمام بھی کیا کہ قرآن کو مصحف کی صورت میں بغیر نقاط اور اعراب کے امت کو منتقل کر دیا جسے کسی مستند قاری کے بغیر پڑھنے کی ممانعت تھی۔ کیونکہ بغیر استاد کے کسی بھی زبان کی عبارت کا صحیح تلفظ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ ورنہ ایسا نہیں ہوا کہ خود نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے کچھ نسخے (مصاحف) لکھوا کر لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

میں تقسیم کردیئے ہوں کہ ان میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ قرآن ثابت ہے اسے پڑھو، سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرو۔

۳ کیا اُمت مسلمہ کی عظیم اکثریت جس قراءت کے مطابق قرآن کی تلاوت کر رہی ہے صرف وہی قرآن ہے؟

غامدی صاحب کہتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کی عظیم اکثریت جس قراءت کے مطابق قرآن کی تلاوت کر رہی ہے صرف وہی قرآن ہے۔ عظیم اکثریت کی بنا پر قرآن کی ایک ہی قراءت ہونے کا دعویٰ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ دنیائے اسلام میں چونکہ حنفی فقہ کے پیروکاروں کی عظیم اکثریت ہے لہٰذا صرف فقہ حنفی ہی صحیح اسلامی فقہ ہے اور باقی تمام فقہیں فتنۂ عجم کی باقیات ہیں۔ ظاہر ہے ایسا دعویٰ صرف وہی شخص کرسکتا ہے جو یا تو احمق ہو، یا انتہائی درجے کا متعصب ہو، یا پھر فتنہ پرور۔

پھر کیا اس طرح کا دعویٰ کرکے غامدی صاحب پورے شمالی افریقہ کے درجن بھر ممالک کے ان کروڑوں مسلمانوں کی تکفیر کا ارتکاب نہیں کر رہے ہے جو دوسری متواتر قراءتوں کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟ کیونکہ یہ افریقی مسلمان غامدی صاحب کے فتویٰ کی رو سے جب غیر قرآن کو قرآن مانتے ہیں تو لامحالہ کافر ٹھہرتے ہیں۔ غور کیجئے غامدی صاحب کے نشتر کی رو کہاں تک پہنچ رہی ہے؟

۴ کیا قرآن کا متن ایک قراءت کے سوا کسی دوسری قراءت کو قبول نہیں کرتا؟

اب ہم غامدی صاحب کے موقف کے اس نکتے پر بحث کریں گے کہ کیا قرآن کا متن ایک قراءت کے سوا کسی دوسری قراءت کو قبول نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے متن میں تمام قراءاتِ متواترہ کی گنجائش موجود ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ موجودہ مصاحف کے قرآنی الفاظ رسم عثمانی کے مطابق لکھے گئے ہیں۔ اس رسم الخط کی خوبی اور کمال یہی ہے کہ اس میں تمام قراءاتِ متواترہ (سبعہ بلکہ عشرہ) کے پڑھنے کا امکان موجود ہے اور یہ ساری قراءتیں اس ایک متن میں سما جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر سورۃ فاتحہ کی آیت ﴿مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾ کو لیجئے۔ اسے رسم عثمانی (بغیر اعراب اور نقطوں کے) میں یوں لکھا گیا تھا:

﴿ملك يوم الدىں﴾

اس آیت میں لفظ مٰلك کو مٰلِكِ اور مَلِكِ دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے اور یہ دونوں قراءتیں متواترہ ہیں۔ قراءت حفص میں اسے مٰلِكِ (میم پر کھڑی زبر) اور قراءت ورش میں اسے مَلِكِ (میم پر زبر) کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں الفاظ ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ یعنی روزِ جزا کا مالک یا روزِ جزا کا بادشاہ۔ بادشاہ بھی اپنے علاقے کا مالک ہی ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید کے نظائر سے بھی ان دونوں مفاہیم کی تائید ملتی ہے۔ اس طرح قراءات کا یہ اختلاف اور تنوع قرآن مجید کے رسم عثمانی میں موجود ہے۔

اب مذکورہ لفظ ملك کے رسم عثمانی پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ غامدی صاحب کی رائے کے برعکس اس قرآنی لفظ کا متن قراءت ورش (ملك) کو زیادہ قبول کرتا ہے اور اس کے مقابلے میں قراءتِ حفص کو کم قبول کرتا ہے۔ پہلی قراءت (ورش) میں اسے بغیر کسی تکلف کے ملك کو مَلِكِ پڑھا جاسکتا ہے۔ اور دوسری قراءت (حفص) میں اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تھوڑے سے تکلف (کھڑا زبر) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

❁ **پہلی دلیل:** اس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ یہی لفظ جب سورۃ الناس میں آتا ہے تو رسم عثمانی کے مطابق اس طرح آتا ہے: ﴿ملك الناس﴾ اور سب اسے ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ پڑھتے ہیں جو کہ متن کے بالکل قریب ایک صحیح قراءت ہے اور اسے کوئی بھی مٰلِكِ (کھڑے مد کے ساتھ) نہیں پڑھتا۔ لہٰذا سورۃ الفاتحہ میں بھی مٰلِكِ کو مَلِكِ پڑھنے کی پوری گنجائش موجود ہے اور قراءتِ ورش کے مطابق یہ بالکل جائز اور درست ہے۔

❁ **دوسری دلیل:** اس کی دوسری دلیل سورہ ہود، آیت: ۴۱ کے لفظ مَجْرِیهَا میں ہے کہ:

﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسٰهَا﴾

اسے رَسم عثمانی میں یوں لکھا گیا ہے: ﴿ بسم الله محريها ومرسها ﴾

اس میں لفظ (محریھا) کو قراءت متواترہ میں تین طرح سے پڑھا جاتا ہے:

محریھا (اصل رسم عثمانی)

① مُجْرٰیهَا (ایک متواترہ قراءت کے مطابق)

② مُجْرَےْ هَا (دوسری متواترہ قراءت کے مطابق)

③ مَجْرَےْ هَا (تیسری متواترہ قراءتِ حفص کے مطابق)

اس سے معلوم ہوا کہ رسمِ عثمانی کے مطابق لکھا ہوا یہ لفظ (محریھا) جو کہ قرآن کا اصل متن ہے وہ تینوں متواتر قراءتوں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اسے تینوں طریقوں سے پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ بلکہ اہل علم جانتے ہیں پہلی دو قراءتیں تیسری قراءت حفص کے مقابلے میں زیادہ متداول اور زیادہ فصیح عربی کے قریب ہیں۔ کیونکہ یہی لفظ جب مشہور جاہلی شاعر عمرو بن کلثوم کے معلقے میں آتا ہے:

صبنت الكأس عنا أم عمرو
وكان الكأس مَجْرٰاهَا اليمينا

تو اس شعر کے لفظ 'مجراھا' کو بھی عام طور پر مَجْرٰاهَا پڑھا جاتا ہے۔ اسے قراءت حفص کی طرح کوئی بھی مَجْرَےْ هَا نہیں پڑھتا۔

❁ **تیسری دلیل:**

غامدی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود قراءت حفص (جسے وہ قراءت عامہ کا نامانوس نام دیتے ہیں) میں بھی قرآن مجید کے کئی الفاظ کی دو دو قراءتیں درست ہیں۔ گویا ایک ہی قراءتِ حفص میں بھی بعض قرآنی الفاظ کو دو دو طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

(ا) سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۴۵ میں ہے کہ

﴿وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ﴾

میں لفظ یَبْصُطُ کو یَبْسُطُ بھی پڑھا جاتا ہے، جس کے لئے ہمارے ہاں کے مصاحف میں حرف صاد کے اوپر چھوٹا سین ڈال دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

(ب) سورۃ الغاشیہ، آیت نمبر ۲۲ میں ہے کہ

﴿لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ﴾

میں لفظ بِمُصَيْطِرٍ کو بِمُسَيْطِرٍ بھی پڑھا جاتا ہے۔

(ج) سورۃ الطّور، آیت نمبر ۳۷ میں ہے کہ

﴿أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ﴾

میں لفظ الْمُصَيْطِرُونَ کو الْمُسَيْطِرُونَ بھی پڑھا جاتا ہے۔

(د) سورۃ الروم، آیت نمبر ۵۴ میں ہے کہ

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَشَيْبَةً﴾

میں ضُعْف کے تینوں الفاظ کو ضَعْف بھی پڑھا جاتا ہے۔ (مجمع ملک فہد سے مطبوعہ روایت حفص یا 'قراءتِ عامہ' کے کروڑہا نسخوں میں بھی ایسے ہی لکھا گیا ہے۔ جبکہ پاکستانی مصاحف میں ضُعْف لکھا گیا ہے۔

اس وضاحت کے بعد کیا کوئی شخص یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ قرآن کا متن ایک قراءت کے سوا کسی اور قراءت کو قبول ہی نہیں کرتا؟ ایسا دعویٰ صرف وہی آدمی کرسکتا ہے جو علم قراءات سے نابلد ہو، رسم عثمانی سے بے خبر ہو اور جس نے کبھی آنکھیں کھول کر قرآن کے متن کو نہ پڑھا ہو۔

دراصل قراءات متواترہ کا یہ اختلاف دنیا کی ہر زبان کی طرح تلفظ اور لہجے کا اختلاف ہے۔ اس سے قرآن مجید میں کوئی ایسا تغیر نہیں ہوجاتا جس سے اس کے معنی و مفہوم تبدیل ہوجائیں یا حلال حرام ہوجائے بلکہ اس کے باوجود قرآن قرآن ہی رہتا ہے اور اس کے نفس مضمون میں کسی قسم کا کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

خود ہماری اردو زبان میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جیسے 'ناپ تول' اور 'ماپ تول' دونوں صحیح ہیں۔ اسی طرح 'کے بارہ میں' اور 'کے بارے میں' دونوں درست ہیں۔

انگلش میں بھی اس کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر schedule کو 'شیڈول' بھی پڑھا جاتا ہے اور سکیجوئل بھی۔ constitution کو کانسٹی چوشن بھی پڑھتے ہیں اور کانسٹی ٹیوشن بھی۔ یہ محض تلفظ اور لہجے (pronunciation) کا فرق ہے جو عربی سمیت دنیا کی ہر بڑی زبان میں پایا جاتا ہے۔ بالکل یہی معاملہ قرآن مجید کی مختلف قراءتوں کا ہے۔

یہ تفصیل جان لینے کے بعد آخر یہ دعویٰ کرنے کی کہاں گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے اور باقی تمام قراءتیں عجم کا فتنہ ہے؟

——————*

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com